میرج ہوئی ہے۔ پھر تو بڑا زبردست ہنگامہ ہوا۔ شاید پارسی اپنی لڑکیوں کی شادی دوسرے مذہب کے لوگوں سے گوارا نہیں کرتے اس لئے لڑکی کے بھائیوں نے نہ صرف مخالفت کی بلکہ قتل تک کی دھمکی دی۔ اس دھمکی کا بڑا Sensation رہا۔ لیکن ہوا، ہوا یا کچھ بھی نہیں۔ آج کل کا زمانہ ہوتا، ایک نہیں کئی قتل ہو چکے ہوتے ـــــ لیکن پھر کیٹی کے بھائیوں نے اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔ کیٹی اور کامریڈ جین ایک دوسرے کے عاشق بھی تھے اور معشوق بھی۔ ایک جان دو قالب بہت سنا تھا لیکن اس کو عملی شکل میں دیکھا تو صرف کیٹی اور جین کو ــــــ ان کو دیکھ کر دل سے دعا نکلتی تھی۔

میری اور ان کی دوستی کی وجہ یہ تھی کہ میں نے لا کالج میں ایل۔ ایل۔ بی میں داخلہ لے رکھا تھا۔ ہزارہ نویس کی خواہش تھی کہ میں " لا " کر لوں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ صبح کو' لا کے کلاس ہوتے ہیں، وقت بھی ضائع نہیں ہوتا، پارٹی کے کام دس بجے شروع ہوتے ہیں۔ ہاں تو میں ' لا کالج ' میں پڑھنے لگا تھا۔ جین نے وہیں ایک چھوٹا سا مکان کرایے پر لے لیا تھا۔ میں کالج سے فارغ ہو کر وہاں چلا جاتا تھا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا کرتا تھا۔ کیٹی نے رکشا بندھن کے دن میرے ہاتھوں میں راکھی باندھی تھی اور یہ بہن بھائی کا رشتہ ایک رسم کے سہارے نہ جانے کیوں اتنا مضبوط ہو گیا تھا۔ کیٹی نے بڑی پریشانیوں کے زمانے میں میرا بڑا خیال رکھا تھا۔ وہ لوگ جن کے احسانات میں کبھی نہیں بھلا سکتا ان میں یقیناً کیٹی بھی ہے۔

اور اس وقت کیٹی میرے سامنے تھی ــــــ بالکل غیر متوقع طور پر ــــ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اتنے دنوں بعد ایک اخبار کے دفتر میں میری اس کی ملاقات ہو گی۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں ــــــ بولی " بھائی تم کب جیل سے چھوٹے ؟"

میں نے کہا " میں تو چھوٹ گیا لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ تمہارے ہزبنڈ کہاں ہیں؟"

اور یہ سچ ہے کہ پہلی بار میں نے کیٹی کو اکیلے دیکھا تھا ورنہ وہ دونوں تو ہمیشہ ساتھ رہا کرتے تھے کیٹی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بولی " ہمارا سیپریشن ہو گیا ہے "۔ مجھے یقین ہے کہ اگر دفتر میں کوئی نہ ہوتا تو وہ چیخ پڑتی۔ تاہم وہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکی۔ یہ وقت تفصیلات پوچھنے کا نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ کام کی تلاش میں مانی صاحب کے پاس آئی ہے۔ میں نے کہا " میں خود تم کو